Fikr-o-Nasar (Islamabad) 19:5 (1981)

نہیں کہ یہ کتاب درحقیقت تفاسیر و مفسرین کی فہرست ہے جن کی زندہ مثال ,,فہرست ابن ندیم،، ہے جس کا ذکر مؤلف نے شروع کتاب میں کیا ہے۔ اختصار و مضامین کے لحاظ سے ,,فہرست ابن ندیم،، تو اسلام کی اولین تین صدیوں بلکہ تاریخ قبل از اسلام کے علوم کا نہایت مختصر مگر پر از معلومات دائرۃ المعارف ہے، جب کہ تذکرۃ المفسرین اجمالی طور پر صرف مفسرین اور ان کی تفسیروں کے نام پر مشتمل ہے۔ البتہ جا بجا نہایت بیش بہا معلومات بھی بیان ہوئے ہیں ۔ کتابوں کے حوالے قوسین میں جا بجا دئے گئے ہیں ، مگر نہ ان کے ایڈیشن کا ذکر ہے نہ صفحات کا ۔

زبان کی قدامت ، تعبیر کی تشنگی اور واعظانہ اسلوب نگارش کے باوجود اگر کتابت کا خاص اہتمام کیا جاتا تو کتاب کی افادیت میں بے شک و شبہہ بیحد اضافہ ہوتا ، موجودہ شکل میں کتابت کی خامیوں اور طباعت و کاغذ کے پیش نظر اھل علم حضرات کے لئے بھی بہت سے نام اور اسامی کتب تحقیق طلب نظر آتے ہیں اور علم و فہم سے بالا ۔

کاغذ و طباعت کے لحاظ سے کتاب کی قیمت مشکل سے موزوں کہی جا سکتی ہے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ علوم اسلامیہ کی خدمت کرنے والوں کو معنوی خوبیوں کے ساتھ ظاھری تزئین و تحسین کے اہتمام کی توفیق بخشے کہ ان کی خدمتوں کی افادیت و قیمت میں بیش بہا اضافہ ہو اورلوگوں کی دلچسپیءان علوم میں دن دونی رات چوگنی ترقی پائے ۔

(محمد صغیر حسن معصومی)

کتاب نامۂ شبلی

مصنف : اختر راھی

ناشر : مسلم اکیڈمی ۱۸/ ۲۹ ، محمد نگر لاھور

ضخامت : ٦۴ صفحات

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

پندرھویں صدی ھجری کے آغاز میں علامہ قاضی زاھد الحسینی کی تالیف تذکرۃ المفسرین کی اشاعت علمی حلقوں میں عموماً اور زبان اردو کے علمی کارناموں میں خصوصاً قدر و تحسین کی نگاھوں سے دیکھی جائے گی۔ عربی زبان میں اس موضوع پر بے شمار اور نہایت اعلی معیار کی تالیفات زیور طبع سے آراستہ ھو کر ھر جگہ دستیاب ھیں، اور علمی حلقوں میں معروف و مشہور، ان میں سے بعض کے اردو ترجمے بھی شائع ھو چکے ھیں۔

علامہ قاضی زاھد الحسینی اپنی بعض مطبوعہ کتابوں کی وساطت سے نہایت معروف و مشہور شخصیت کے حامل ھیں، تذکرۃ المفسرین ان کی شائع شدہ تالیف کا دوسرا ایڈیشن ہے، اس کا پہلا ایڈیشن سن ۱۹۶۶ء (صفحہ ۱۳ سطر ۱۵) میں طبع ھوا تھا، اور حسب تحریر مؤلف اس میں ,,الف اول (ایک ہزار سال) علماء تفسیر کا ذکر،، تحریر پایا ہے، البتہ مطالعہ کرنے والوں پر واضح ھوگا کہ مؤلف نے ,,الف ثانی،، (دوسرے ہزار سال) کے علماء تفسیر کا ذکر بھی کیا ہے، اور بجا طور پر بعض ایسے حضرات کا ذکر بھی آ گیا ہے جن کا کوئی مستقل کارنامہ موجود نہیں۔ البتہ وہ ایسے شاگردوں کے استاد رہے ھیں جن کے تفسیری کارنامے ھمیں دستیاب ھیں۔

تذکرۃ المفسرین کے مضامین ایک سوچوراسی صفحات میں ثبت ھیں، مقدمہ اور کتاب کے متعلق علماء و دانشوروں کی آراء نیز علم تفسیر کے تعارفی مقدمے کے بعد قرن اول سے لیکر قرن چہاردھم کے آخر تک ھر ھر صدی کے مفسرین کا ذکر صفحہ ۲۱۸ تک پھیلا ھوا ہے۔ ۲۱۹ سے ۲۳۲ تک کے صفحات میں مفسرین قرآن حکیم کی فہرست صدی وار دی گئی ہے۔

برصغیر ھند و پاکستان کے مفسرین کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا ہے، خود مؤلف نے اپنا مختصر ذکر صفحہ ۲۱۷ پر کیا ہے، صفحات ۶ تا ۸ میں مآخذ کی فہرست دی گئی ہے، البتہ بہت سے نام کتابت کی غلطی سے مسخ ھو گئے ھیں۔

مضامین کی بوقلمونی اور تذکرہ کے اختصار کے پیش نظر یہ کہنا بیجا

قیمت : چار روپے

اردو زبان کی ترقی اور ملت اسلامیہ کی نشاۃ نو کے لئے جن ہستیوں نے اہم خدمات سر انجام دی ہیں ان میں شبلی کا مقام بہت اونچا ہے۔ وہ ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ وہ بیک وقت معلم، سیرت نگار، مورخ، ادیب، شاعر اور نقاد تھے۔ انہوں نے اپنی محققانہ تحریروں سے نہ صرف ملی بیداری کا کام لیا بلکہ ان کے ذریعے اردو ادب کے سرمائے میں گراں قدر اضافہ کیا۔ یوں تو شبلی کی اپنی تصنیفات ان کے تعارف کے لئے کافی تھیں لیکن برصغیر کے مسلمانوں نے بھی اپنے اس عظیم محسن کی قدر افزائی میں کمی نہیں کی۔ شبلی کی شخصیت اور علمی و ادبی کارناموں پر بہت سی کتابیں، رسالے اور مقالے اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ ان تمام کتب و رسائل کی ایک فہرست تیار ہو جاتی۔ حافظ نذر احمد کی تحریک پر پروفیسر اختر راہی نے ایک ایسی فہرست تیار کر دی جس میں شبلی کی تصانیف، مرتبات، ملخصات اور تراجم کے علاوہ ان کے بارے میں لکھی جانے والی کتابوں اور مقالوں کی ضروری تفصیل مہیا کر دی ہے۔ کتاب نامہ شبلی سے پہلے بھی بعض اہل علم نے شبلی کے متعلق مقالہ نما اور کتب نما وغیرہ مرتب کئے لیکن ,,کتاب نامہ شبلی،، ان سب سے زیادہ وقیع نظر آتا ہے۔ کتاب کے صفحہ ۲۷ پر حفیظ مینائی کے مضمون ,,شبلی اور علی گڑھ تحریک،، کا ذکر مجلہ ,,کریسنٹ،، لاہور کے شبلی نمبر کے حوالے سے کیا گیا ہے جبکہ یہ مضمون پہلی مرتبہ ,,علی گڑھ نمبر میں شائع ہوا تھا۔ اس کی تصریح ہو جاتی تو مناسب تھا۔

(رحیم بخش شاہین)

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★